© rasailojaraid.com

السنۃ والحدیث

مولانا عزیز زبیدی منڈی وار برٹن ضلع شیخوپورہ

کام بُرے اور توقعات نیک

خدا نافہمی اور خدا ناشناسی کی شکلیں!

۱۔ نادان لوگ

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

"اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنِ اتَّبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللہِ" (رواہ الترمذی)

"دور اندیش وہ ہے جس نے اپنے نفس کا محاسبہ کیا اور موت کے بعد کے تقاضوں کے لیے (بھلے) کام کیے!"

اور کوتاہ اندیش وہ شخص ہے جس نے اپنی ذات کو بھی خواہشات اور نفسانی تحریکات کے پیچھے لگا دیا اور خدا سے نیک امیدیں (بھی) باندھ لیں۔

ایسے دور اندیش جو کل کی فکر میں غلطاں و پیچاں رہتے ہوئے شاید ہی ڈھونڈے سے کوئی مل جائے، لیکن قدم قدم پر ایسے شیخ چلیوں کی منڈیاں لگی ہوئی آپ دیکھیں گے جو سومنات کی طرف رُخ کیے سرپٹ دوڑے جا رہے ہیں مگر دل ہی دل میں یہ خیالی پلاؤ بھی پکائے جا رہے ہیں کہ:

—— بس ابھی بیت اللہ کو پہنچے!

شب و روز سیاہ کاریوں میں غرق، مگر توقعات یہ کہ ان شاء اللہ آخرت روشن ہو جائے گی۔

یہ ذہنیت جہاں احمقانہ ہے وہاں ایسے لوگ عموماً اپنی زندگی کے لیل و نہار پر نظر ثانی کرنے کی توفیق سے بھی محروم ہو جاتے ہیں اس لیے سیاہی بڑھتی اور آخرت مزید سے مزید تر بوجھل ہوتی چلی جاتی ہے۔

۲۔ باتیں حکیمانہ کام ظالمانہ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰی ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ کُلَّ مُنَافِقٍ یَتَکَلَّمُ بِالْحِکْمَۃِ وَیَعْمَلُ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بِالْجُوْرِ"۔ (شعب الایمان للبیہقی)

فرمایا:

"بس اس امت کے سلسلے میں ہر اس منافق کے بارے میں میرا دل دھڑکتا ہے جو باتیں (تو) حکیمانہ کرتا ہے اور کام سارے ظالمانہ اور غیر منصفانہ"

بس آج کل بھی اسی طمع سازی کا چلن عام ہے، بڑے بڑے فیلسوف، بڑے بڑے متکلم، بڑے دانائے راز، بڑے حکیم اور بڑے زیرک انسان باتوں باتوں میں بیٹھے موتی بکھیر رہے ہوں گے، مگر ان کی زندگی کا پورا گھروندا کبار کا خارزار ہوگا، جن میں کوئی بھی ثابت سالم اور بے داغ نہیں ملے گی، دین و ایمان اور آخرت کے سلسلے کی کوئی بھی چیز ان کے ہاں محفوظ نظر نہیں آئے گی!

افسوس یہ کہ، عوام بھی کچھ ایسے کند ذہن جوہری ان کو ملے ہیں، جو صرف ان کی باتوں پر تو سر دھنتے ہیں لیکن ان کے کردار اور اعمال حیات کی ترازو میں ان کی کسی بھی بات کو نہیں تولتے۔ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ!

۲۔ خدا باتوں کے ساتھ کاموں کو دیکھتا ہے

"عَنِ الْمُهَاجِرِبْنِ حَبِیْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

إِنِّیْ لَسْتُ کُلَّ کَلَامِ الْحَکِیْمِ أَتَقَبَّلُ وَلٰکِنِّیْ أَتَقَبَّلُ هَمَّهٗ وَهَوَاهُ۔ فَإِنْ کَانَ هَمُّهٗ وَهَوَاهُ فِیْ طَاعَتِیْ جَعَلْتُ صَمْتَهٗ حَمْدًا لِیْ وَوَقَارًا وَإِنْ لَّمْ یَتَکَلَّمْ" (دارمی)

فرمایا: اللہ کریم کا ارشاد ہے کہ:

"میں دانائے راز کی ہر (حکیمانہ) بات قبول نہیں کیا کرتا بلکہ میں صرف اس کی بے چینیاں اور دلی دلچسپیاں قبول کرتا ہوں۔

تو اگر اس کی بے چینیاں اور قلبی دلچسپیاں، میری رضا کے حصول کے لیے ہیں تو گو وہ کچھ بھی بولے میں اس کی خاموشی کو بھی اپنی حمد اور احترام تصور کر لیتا ہوں۔"

بہر حال جو لوگ خدا کو باتوں سے بہلانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں، غالباً وہ خدا کو نہیں سمجھے اور نہ اس کے حریم ناز کی نزاکتوں اور لطافتوں کا انھوں نے احساس کیا ہے۔ ذات برحق 'حق' ہے اس لیے وہاں حقیقت پسندی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، اسطحیات سے خدا کو بہلانا خدانا شناسی کی بدترین مثال ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۴۔ اس کی نگاہ تمہارے دلوں اور اعمال پر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

"اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ (مشکوٰۃ بحوالہ مسلم)"

فرمایا: یقین کیجئے!

"اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور دھن دولت کو نہیں دیکھتا، اس کی نگاہ تو تمہارے دلوں اور اعمال پر رہتی ہے"

یعنی بات شکل و صورت کی نہ کیجئے، یہ بتایئے! کہ دھیان کدھر کو ہے اور تمہارے کام کیسے ہیں؟ غالباً ایسا حسین سانپ تو آپ بھی پسند نہیں کرتے جس میں زہر بھرا ہے اور نہ ایسی پیاری اور دلکش ڈبیہ آپ پسند کریں گے جس میں مشک و عنبر کے بجائے غلاظت، گندگی اور نجاست بھری ہو، پھر کیا وجہ ہے کہ آپ خدا سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ ان حسین اور دلآویز چہروں کو شرفِ باریابی بخشیں گے جن کے اندر سے بدعملی کی عفونت پھوٹ پھوٹ کر پھیل رہی ہو؟ یا اس سونے کو کوئی کیا کرے گا، جو آگ پر دھونس ہوتا ہے، یہی سونا چاندی ہی تو ہوگا جسے تپا تپا کر اور گرم کر کرکے ان کی پیشانیاں پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ لے جنگو! اور دھا جو! ان ڈھیروں کا مزہ چکھو! (ملاحظہ ہو سورہ توبہ ع ۵ پ ۱۰)

"یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُکْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ"

جہاں مال و دولت کا انجام یہ ہو، اسے کوئی کیا کرے، ناس ہو اس سونے کا جو کان پھاڑ دے۔

بہرحال خدا کو آپ کی ان صورتوں اور مال و دولت کی ضرورت نہیں ہے، وہ تو ان سب چیزوں کا داتا ہے۔ اگر آپ کو دلچسپی ہے تو ان کے نیچے گندگی کے ڈھیروں کو چھپانے سے پرہیز کریں اور بدعملی کی آگ میں گرم کرکے اپنی حیات کے مختلف حصوں کو داغنے سے باز رہیں۔

۵۔ یہ چیزیں قابلِ رشک نہیں ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

"لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ اِنَّ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ قَاتِلًا لَا یَمُوْتُ یَعْنِی النَّارَ (مشکوٰۃ بحوالہ شرح السنۃ)"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"ناز و نعمت دیکھ کر کسی بے حیا انسان پر ہرگز رشک نہ کیجئے، کیونکہ آپ نہیں جانتے کہ مرنے کے بعد وہ کہاں پہنچنے والا ہے؟ خدا کے ہاں (تو) اس کے لیے دبس، ایک لازوال سلسلۂ عذاب ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگا۔"

اسی قسم کے ایک رشک کا ذکر قرآن نے بھی کیا ہے۔ قارون کی ٹھاٹھ باٹھ کو دیکھ کر دنیا پرست بول اٹھے، اے کاش کیا ہی کہنے! ایسا ساز و سامان نصیب ہوتا۔ خدا شناس طبقہ بولا۔ "اصل دولت نیک عمل اور ایمان ہے۔ بشرطیکہ کسی کو صبر و حوصلہ کی توفیق ملے۔" اگلے دن جب اپنے کرتوتوں کی پاداش میں قارون کو زمین میں دھنسا دیا گیا تو وہی لوگ بول اٹھے:

"الٰہی! تیرا شکر ہے، تیرا کرم نہ ہوتا تو ویسے ہی ہم بھی ویسے ہی انجام سے دوچار ہو جاتے!"

"فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۝ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ قف فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۝ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۝ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَاۤ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ"

(پ ۲۰۔ القصص ع ۸)

خدا کے نزدیک قابلِ رشک ایمان اور عملِ صالح ہے، اگر ان کے ساتھ مال و دولت اور اقتدار بھی مل جائے تو وہ سلیمانی ہے، اگر ہمراہ یہ نخرے نہ ہوں تو پھر یہ "سلمانی" ہے، بہرحال ایمان اور عملِ صالح کے بعد جونسی بھی صورتِ حال نصیب ہو جائے، ایک مومن کے لیے رحمت بھی ہے اور ترقیٔ درجات بھی اور اگر ایمان اور عملِ صالح سے دامن خالی ہو تو مالی فراوانی قارونیت ہے، اور اقتدار فرعونیت اگر ایمان کی طرح مال و دولت سے بھی دامن تہی ہو تو سب سے بڑا ابتلاء، آزمائش اور اندیشے!

۶۔ بے ایمانی کے باوجود خوشحالی استدراج!

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ۔

"اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى مَعَاصِيْهِ مَا يُحِبُّ فَاِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ؎

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ" (احمد)

فرمایا:

"جب آپ یہ دیکھیں کہ: ہزار نافرمانیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ اس کو اپنی پسندیدہ چیزیں عطا کیے جاتا ہے تو سمجھ لیجئے! کہ یہ اس کو پکڑنے کے لیے ایک الٰہی تدبیر ہے"

پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

"جب وہ لوگ اس نصیحت اور فہمائش کو بھول گئے جو ہم نے انہیں کی تھی (تو) ہم نے ان پر ہر شے کے دروازے (چوپٹ) کھول دیئے، یہاں تک کہ جب ان عطیات پر (شکر بجا لانے کے بجائے) اترانے لگے (تو) ہم نے ان کو یکایک پکڑ لیا، چنانچہ (اس پر) وہ بے آس ہو کر رہ گئے"

یوں محسوس ہوتا ہے کہ:

آج کل خوشحالی کا جو دَور دَورہ ہے، وہ شاید اسی استدراج کی ایک شکل ہے۔ بہرحال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق مال و دولت اور نعمتوں و خوشحالی کی یہ فراوانی خدا کی خوشنودگی کی علامت نہیں ہے، بلکہ اس میں یہ خدشہ مضمر ہے کہ کہیں یہ ابتلاء اور آزمائش کی کوئی الٰہی تدبیر نہ ہو۔ باقی رہے دنیا دار لوگ تو وہ تو پہلے بھی اسے خدا کی خوشنودی اور پسندیدگی کا نشان اور معیار تصور کرتے تھے اور اب بھی یہی خیال کرتے ہیں۔ اس لیے انہیں اپنی بدعملی اور روز و شب کے محاسبہ کی توفیق نصیب بھی نہیں ہو رہی!

وی پی آرہا ہے

● اگر آپ کے نام آنے والے محدث پر "اس شمارے پر آپ کا چندہ ختم ہے" کی مہر لگی ہوئی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کو فی الفور اپنا زرِ تعاون بذریعہ منی آرڈر روانہ فرما دینا چاہیے، ورنہ آئندہ شمارہ آپ کی خدمت میں بذریعہ وی پی روانہ کیا جائے گا۔

(مینجر)

© rasailojaraid.com